خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 3 جولائی 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کی شفقتوں اور جُود و سخا کے چند واقعات پیش کروں گا۔

عبد الغفار کشمیری صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب اُن کی شادی ہوئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں دو قیمتی زیور دیے اور یہ بات حضورؑ کی بعثت سے پہلے کی ہے جب آپؑ ابھی گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

والدہ بشیر صاحب بھٹی بیان کرتی ہیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی شادی کے موقعے پر ایک میراثی عورت ڈھول لے کر آئی اور بجانا شروع کر دیا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ یہ نہ بجائے اور جو کچھ یہ مانگتی ہے اسے دے دو۔ چنانچہ اسے چار پانچ روپے دے دیے گئے۔ پھر وہ کہنے لگی کہ مجھے سردی لگتی ہے۔ اس پر آپؑ نے اسے ایک رضائی بھی دلوا دی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ سب سے اوّل یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آپؑ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہیں تھا۔ آخری ایام کے کچھ سالوں میں آپؑ کے پاس سلے سلائے کپڑے بہت آتے تھے، خاص طور پر کوٹ وغیرہ۔ عمامہ اکثر خود خرید کر باندھتے تھے۔ جس طرح کپڑے تیار ہوتے تھے اسی طرح خرچ بھی ہوتے جاتے تھے۔ (یعنی تبرک مانگنے والوں کو عطا کر دیے جاتے تھے۔)

آپؑ کے دل میں اپنے دوستوں کے لیے کتنا درد تھا اس کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو بچہ تولد ہوا اور اُس کے ساتویں دن مغرب کے قریب اسے تشنج کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ مَیں مغرب کے بعد حضورؑ کے پاس دوڑا گیا حضورؑ نے فرمایا کہ یہ تو بہت خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے۔ تم اپنی بیوی کو ہینگ دے دو اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے بعد مجھے اطلاع دو۔ مَیں عشاء کے بعد دوبارہ گیا اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہوگئی ہے۔ حضورؑ مختلف دوائیں تجویز فرماتے رہے مگر مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ ایک وقت پر مریضہ کو قے ہوئی، جو اس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے، اس کے بعد سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھنچ گئی، آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور زبان بند ہوگئی۔ مَیں بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا، حضورؑ نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کیوں خیر ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ اب تو حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ حضورؑ نے سب تفصیل سُن کر فرمایا کہ

دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ سب تو ہم نے چلا لیے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے جو دعا ہے۔ تم جاؤ! اب مَیں دعا سے اُس وقت سر اٹھاؤں گا کہ جب اسے صحت ہو گی۔

مَیں یہ سن کر واپس آیا اور بیوی سے کہا کہ اب تجھے کیا فکر ہے، اب تو ٹھیکے دار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔ مَیں گھر آیا اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں جا کر سو گیا۔ صبح کسی برتن کی آہٹ سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بیوی صحت یاب ہو چکی ہے۔ اس نے بتایا کہ آپ تو سو رہے تھے۔ دو گھنٹے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس واقعے میں دوستوں کے لیے درد اور عطا دونوں کے اعلیٰ ترین معیاروں کا پتا چلتا ہے۔

جب طاعون پھیلی تو حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحی اور علم کے ماتحت ایک دوا تیار کرنا شروع کی اور اُس کا نام تریاقِ الٰہی رکھا۔ اس دوا میں کئی ہزار کے جواہرات ڈالے گئے، بہت سی قیمتی ادویات ڈالی گئیں۔ جب یہ دوا تیار ہوئی تو حضورؑ نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ اسے تقسیم کیا۔ باہر سے طلب کرنے والوں کو رجسٹرڈ پارسل بھی اپنے خرچ سے بھجواتے رہے۔

ایک دفعہ تحقیق کے لیے ایک وفد نصیبین بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔ وفد کے ارکان کو تیاری کے لیے حضورؑ نے پچاس پچاس روپے عطا فرمائے۔ بعد میں بوجوہ یہ وفد نہ جاسکا۔ جب وفد کے ایک رکن نے وہ پچاس روپے واپس کرنا چاہے تو حضورؑ نے فرمایا کہ جو ہم کسی کو دے دیا کرتے ہیں وہ ہم واپس نہیں لیتے۔

ایک دفعہ لنگر کے لیے خرچ ختم ہو گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ بی بی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے اسے فروخت کر کے سامان کر لو۔

دو دن بعد پھر خرچ ختم ہو گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے، انتظام کر دیا تھا، اب ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ جس کے مہمان ہیں وہ خود انتظام کر دے گا۔ چنانچہ صبح آٹھ نَو بجے جب چٹھی رساں آیا تو اس کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈرز تھے جو سَو سَو پچاس پچاس روپے کے تھے، جو مختلف جگہوں سے آئے تھے۔ حضورؑ نے وہ منی آرڈرز وصول کر کے توکّل پر تقریر فرمائی۔

ایک دفعہ قحط کا زور ہوا تو حضورؑ نے حکم دیا کہ لنگر میں آٹا پکتا رہے اور روٹی تیار رہے۔ روٹی مانگنے والے کو روٹی دی جائے اور کوئی خالی ہاتھ نہ جائے۔

شیخ حامد علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ آخر عمر تک حضورؑ نے مجھ سے کبھی حساب نہیں مانگا اور نہ کبھی ناراض ہوئے۔

حضرت شیخ احمد دین صاحبؓ کو ایک بار حضورؑ نے کسی کام سے روانہ کیا اور ہدایت فرمائی کہ اگلے روز جلدی آجانا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اگلے روز تاخیر سے پہنچا تو حضورؑ میری فکر میں ایک آدمی روانہ کر چکے تھے۔ مَیں جب حضورؑ کی خدمت میں پہنچا تو سب سے پہلے حضورؑ نے فرمایا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ حضورؑ کے حال دریافت فرمانے سے میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ مَیں نے حساب دینا چاہا تو حضورؑ نے فرمایا: ہمارا اور آپ کا کیا حساب۔ یہ پیسے تم اپنی ضرورت میں خرچ کر لو۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے حضورؑ سے ایک مرتبہ کچھ قرض لیا۔ جب آپؓ نے وہ قرض کا روپیہ واپس بھجوایا تو حضورؑ نے یہ ناپسند کیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے روپیہ کو اپنے روپیہ سے الگ سمجھتے ہیں۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلی عبدك المسیح الموعود وبارك وسلم

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه ۞ عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ ۞ اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞